سید طارق حسین رضوی
عابدہ ہما

سندھ سے شائع ہونے والے خواتین کے اردو ادبی رسائل
محرکات اور رجحانات

اردو ادبی صحافت کی تاریخ میں سید احمد دہلوی، منشی محبوب عالم، مولوی محبّ حسین، مولوی سید ممتاز علی، شیخ محمد اکرام اور علامہ راشد الخیری کے نام طبقہ نسواں کیلئے، ان کی ادبی صحافتی جدوجہد کے باعث ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ ان شخصیات نے ۱۸۵۷ء کے بعد ہندوستانی معاشرے کے حالات اور سر سید احمد خان کی تحریک کے نتیجے میں رونما ہونے والی علمی اور فکری تبدیلی کی روشنی میں خواتین کی علمی، ادبی، سماجی اور تہذیبی تربیت اور اصلاح کے نقطہ نظر سے صحافتی جدوجہد کا آغاز کیا۔

ستمبر ۱۸۹۳ء میں منشی محبوب عالم نے لاہور سے ماہ نامہ ''شریف بیبیاں'' کے اجرا کے وقت اس رسالے کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے لکھا:

> ''رسالہ شریف بیبیاں جاری کرنے سے غرض یہ ہے کہ ہندوستان کی لاکھوں بے زبان مخلوقات (فرقہ نسواں) کی خانہ داری کی تعلیم سے متعلق ایسے امور اس میں درج کیے جایا کریں کہ جس سے نہ صرف ہر ایک گھرانہ بہشت کا نمونہ بن جاوے بلکہ آئندہ نسل کی اُٹھان میں بھی مدد ملے، یہ ہے ہمارا ارادہ۔''[۱]

خواتین کے لیے لاکھوں بے زبان مخلوقات کے الفاظ، مدیر کی نظر میں اس عہد کے ہندوستانی معاشرے میں خواتین کی حیثیت اور علمی، سماجی اور تہذیبی حالت کے عکاس ہیں۔ مولوی سید احمد دہلوی کا اخبار ''النساء'' اور منشی محبوب عالم کا ''شریف بیبیاں'' کے حوالے سے مولوی ممتاز علی رقم طراز ہیں۔

> ''قبل اس کے کہ کوئی خاتون اپنی ہم جنسوں کیلئے زنانہ اخبار نکالے، بعض مردوں نے ایسے اخبار نکالے تھے.....اس قسم کا سب سے پہلا اخبار جاری کرنے کا سہرا ہمارے برادر معظم مولوی سید احمد صاحب مرحوم مصنف 'فرہنگ آصفیہ' کے سر ہے جنہوں نے ۱۸۸۷ء میں ایک اخبار دو ہفتے وار 'اخبار النساء' کے نام سے شائع کرنا شروع کیا، مگر وہ نہ چلا۔ لوگوں نے اس پر اخباروں کی جورو، کی پھبتی کہی، اور ایسی

ایسی باتیں کہیں کہ وہ برداشت نہ کر سکے اور انہیں بہت جلد اخبار بند کرنا پڑا اس کے بعد پیسہ اخبار کے منشی محبوب عالم صاحب نے ۱۸۹۳ء میں ایک رسالہ شریف بیبیاں نکالا۔ اس پر بھی وہی پھبتیاں جڑی گئیں تو وہ بھی تھوڑے عرصے کے بعد بند ہو گیا۔''[۲]

خواتین کے لیے ابتدا میں رسائل کا اجرا کس قدر مشکل تھا اس کا اندازہ کسی قدر اس اقتباس سے ہوتا ہے۔لیکن مولوی سید ممتاز علی کے نام سرسید کے ایک خط کا ذکر بھی یہاں اس صورتِ حال کو مزید واضح کرے گا۔

''اگرچہ آپ نے اس باب میں مجھ سے مشورہ نہیں لیا کہ اخبار جاری کرنا مناسب ہے یا نہیں، بلکہ صرف اس کے نام کی بابت دریافت کیا ہے، لیکن چاہے میرا مشورہ پسند نہ کریں میں یہی کہوں گا کہ آپ عورتوں کے لیے اخبار جاری نہ کریں۔آپ یقین کریں کہ آپ اسے جاری کر کے پچھتائیں گے اور تکلیف، نقصان اور سخت بدنامی کے بعد اسے بند کرنا پڑے گا۔''[۳]

سرسید احمد خان نے مولوی سید ممتاز علی کو رسالہ نہ جاری کرنے کا مشورہ صرف اُن ناموافق حالات کی بنا پر دیا جو اس معاشرے میں حقوق نسواں اور تعلیم نسواں کے لیے کی گئی کاوشوں کو پیش آچکے تھے۔ مولوی سید ممتاز علی کے عہد ساز اور رجحان ساز رسالے ''تہذیب نسواں'' کا نام خود سرسید احمد خان نے تجویز کیا تھا۔خواتین کیلئے ادبی رسائل کے اجراء کے سلسلے میں زمانے بھر کی مخالفتوں کے علاوہ ایک دوسری بڑی مشکل یہ درپیش تھی کہ ہر ماہ خود خواتین کے تحریر کردہ مضامین کہانیاں اشعار کیسے حاصل کیے جائیں کہ ان کا علمی اور ادبی ذوق اور تصنف وتالیف کا کام نہ ہونے کے برابر تھا۔۲۳ر ستمبر ۱۹۰۵ء کے شمارے میں ''تہذیب نسواں'' کی اشاعت کے عنوان سے مولوی ممتاز علی لکھتے ہیں۔

''یہ پرچہ جولائی ۱۸۹۸ء میں اُس وقت جاری ہوا تھا۔جب مستورات میں لکھنے پڑھنے کا عام طور پر چرچا نہیں تھا اور نہ فرقہ نسواں کی بہبودی کیلئے کوئی اخبار یا رسالہ ہند میں جاری تھا۔ یہ پرچہ نرالے اغراض ومقاصد کے ساتھ اُمید وبیم کی حالت میں نکلا، کیوں کہ اول اول ہم کو یہ شبہ گزرتا تھا کہ اس کے دیکھنے والے کہاں سے آئیں گے۔اور خصوصاً اس کی قلمی امداد کیا کر سکیں گی۔ جب کہ مستورات کا معمولی لکھنا پڑھنا بھی ایک طرح کا اخلاقی عیب خیال کیا جاتا ہے۔ایسی حالت میں کسی شریف بی بی کا اخبار میں مضمون لکھنا اور پبلک میں اپنے خیالات وتحریر کا نمونہ پیش کرنا کیسا مشکل کام تھا۔اس کو ہم خوب جانتے ہیں، مگر ہمت اور استقلال وثابت قدمی سے 'تہذیب نسواں' نے اپنے دیکھنے والے ملک میں آپ پیدا کر لیے۔''[۴]

قدرے تنگ نظر، اور فرسودہ خیالات کے حامل معاشرے میں، خواتین کی معاشرے کی تعمیر وترقی میں اہمیت کا درست تعین کرتے ہوئے، اس وقت کے اہل علم وادب نے صحافت کے میدان میں جو کارہائے

نمایاں انجام دیے، وہ نا قابل فراموش ہیں۔انھوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے، خواتین کے لیے علم کے دروازے وا کیے۔انھیں اپنی تہذیب، اقدار اور دینی حدود کے اندر رہتے ہوئے، ان کے حقوق اور ان کے فرائض کا شعور دیا۔ وہ کام جو ابتدا میں ناممکن دکھائی دے رہا تھا رفتہ رفتہ ممکن ہوتا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے ہندوستان میں ایسی باصلاحیت اور باشعور خواتین کی ایک کثیر تعداد علم و ادب، تصنیف و تالیف اور صحافت کے میدان میں اپنے جوہر آزماتی دکھائے دینے لگی۔

قیام پاکستان سے قبل ہی سندھ سے خواتین کے لیے مخصوص رسالہ جاری کرنے کی روایت ہمیں ''شعاع اردو'' کی صورت میں ملتی ہے۔۱۹۴۱ء میں آصف جاہ کاروانی کی ادات میں شعاع اردو کراچی سے جاری ہوا۔مجلس ادارت میں ۶ خواتین جہاں بانو بیگم ایم اے، بشیر النساء ایم اے، شفیق بریلوی، زینت ساجدہ، آنسہ وحیدہ عزیز اور آنسہ میمونہ تسنیم شامل تھیں۔اس رسالے میں مضامین، افسانے اور حصۂ شاعری میں نظمیں شامل تھیں۔''دیوان غالب کی خبریں'' از صغیر النساء بیگم۵ ''جوش کے کلام پر ایک نظر'' از سید اقبال محمود ایم اے ۶ ''ترقی نسواں اور ہندوستان'' از وحیدہ عزیز ۷ اچھے مضامین ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد پہلی دہائی میں سندھ سے خواتین کی اردو ادبی رسائل کی بڑی تعداد کا اجرا ہوا ان میں دو قسم کے رسائل ہیں۔ایک وہ جو پہلے سے ہندوستان میں جاری تھے اور قیام پاکستان کے بعد سندھ منتقل ہوئے اور یہاں سے جاری ہوئے۔دوسرے وہ رسائل جو یہیں سے جاری ہوئے۔ماہ نامہ ''عصمت''، ماہ نامہ ''بنات''، ماہ نامہ ''مستورات''، ماہ نامہ ''جوہر نسواں'' ایسے، رسائل ہیں جو قیام پاکستان کے بعد کراچی منتقل ہوئے۔یہ رسائل ادبی صحافت کی دنیا میں اپنی علمی، ادبی اور تہذیبی اقدار ساتھ لائے۔ایک نئے معاشرے کی تعمیر و تشکیل میں خواتین کے کردار کو بامعنی بنانے میں، ان رسائل نے اپنے سابقہ تجربات کی روشنی میں آگے کا سفر طے کرنا شروع کیا۔

ماہ نامہ ''خاتون پاکستان''، کراچی سے ستمبر ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا۔اس کے مدیر شفیق بریلوی تھے جب کہ مجلس مشاورت میں مسرت جہاں اور طلعت شہناز کے نام شامل ہیں۔اس ماہ نامہ کے لکھنے والوں میں مظفر النساء صدیقی، جیلانی بانو، واجدہ تبسم، طلعت شہناز جیسی اعلیٰ پائے کی خواتین اور حضرات میں مولوی عبدالحق، حمید کاشمیری، فضا ابن فیضی، اختر ہوشیار پوری، قیصر تمکین، عبدالمجید عدم اور شاہد احمد دہلوی شامل ہیں۔اس ماہ نامہ نے مضامین، افسانے، غزلیں، نظمیں پیش کیں۔جب کہ خصوصی نمبروں میں ''قرآن مجید نمبر''، کئی ''رسول نمبر''، ''تہذیب نمبر''، ''مارشل لا نمبر''، ''انقلاب نمبر''، ''صحت اطفال نمبر'' بھی شائع کیے۔۱۹۹۴ء میں ۹۹۲ صفحات پر مشتمل ایک شاندار اور ضخیم ''رسول نمبر'' شائع کیا گیا۔اس نمبر میں امین احسن اصلاحی، سید ابولاعلیٰ

مودودی، سید حسن مثنیٰ ندوی، ابوالکلام آزاد اور ملا واحدی جیسے ادبا کے مضامین شامل ہیں۔ خواتین ادیبوں میں سعیدہ عروج مظہر بیگم، ہرمزی قداوائی، ممتاز جہاں، بیگم صدیقی اور عائشہ صدیقی عثمانی شامل ہیں۔ اس رسالے نے خواتین کے علمی اور ادبی ذوق کی آبیاری کی اور ملک کے ممتاز ادیب، شاعر اور شاعرات کے تعاون سے ایک نوتعمیر ملک اور معاشرے کی تعمیر میں اپنی مشرقی تہذیب اور اقدار کی روایات پر مبنی گراں قدر ادبی سرمایہ پیش کیا۔ ۸

دسمبر ۱۹۴۷ء میں کراچی سے ماہ نامہ ''خاتونِ پاکستان'' کا نصیر آرزو کی ادارت میں اجرا ہوا۔ اس رسالے میں مضامین، افسانے اور شاعری شامل ہوتی تھی، خواتین کی علمی ادبی اور اخلاقی ترقی اس کے مدِنظر رہی۔ ۹۔ ۱۹۴۸ء میں کراچی سے ماہ نامہ ''کارواں''، ماہ نامہ ''حجاب''، ماہ نامہ ''پیامِ سحر''، اور ماہ نامہ ''نشیمن'' جاری ہوئے، یہ رسائل خواتین کی ادبی، تعلیمی، اصلاحی اور تعمیری رجحانات کے حامل نظر آتے ہیں۔

اردو کے معروف ادیب علامہ سید سلیمان ندوی کی زیرِ سرپرستی ۱۹۵۲ء میں کراچی سے ماہنامہ ''اصلاحِ نسواں'' جاری ہوا۔ یہ رسالہ دینی اور مشرقی اقدار کا عکاس تھا۔

ماہ نامہ ''عصمت'' خواتین کے اردو ادبی رسائل میں سب سے طویل عرصہ تک شائع ہونے والا رسالہ ہے۔ ۸۰ سال سے زائد عرصہ جاری رہنے والا ماہ نامہ ''عصمت'' کا آغاز جون ۱۹۰۸ء میں شیخ محمد اکرام کی ادارت میں دہلی سے ہوا۔ ''عصمت'' کے پہلے شمارے میں مدیر شیخ اکرام نے اس ماہ نامہ کے اجرا کے مقاصد بیان کیے جن میں حرم قائم رکھنا، عالم نسواں کی ترقی، تعلیم نسواں کی حمایت، معلومات عامہ وخاصہ، علمی، ادبی، معاشرتی سوشل عرض ہر قسم کے مضامین کا ذخیرہ فراہم کرنا اور زنانہ لٹریچر کو وسعت دینا شامل ہے۔ ابتدا میں شیخ عبدالقادر، شیخ محمد اکرام اور علامہ راشد الخیری کی مشترکہ کاوشوں نے اس رسالے کی ترقی اور مقبولیت میں اہم کردار ادا کیا۔ قیام پاکستان سے پہلے شیخ محمد اکرام ۱۹۰۸ء تا ۱۹۱۰ء، اس کے بعد علامہ راشد الخیری ۱۹۱۰ء تا ۱۹۲۲ء اور پھر ۱۹۲۳ء تا ۱۹۴۷ء رزاق الخیری اس کے مدیر رہے۔ قیام پاکستان سے قبل اس رسالے میں لکھنے والوں میں علامہ راشد الخیری، نصیر الدین ہاشمی، مرزا فرحت اللہ بیگ، سید علی عباس حسینی، تلوک چند مرحوم، ضیاالدین برنی، مرزا عظیم بیگم چغتائی شامل تھے۔ ۱۰

قیام پاکستان کے بعد ''عصمت'' کا اجرا ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء کو مولانا رازق الخیری کی ادارت میں کراچی سے ہوا۔ ''عصمت'' نے ان مقاصد کو اپنے پیش نظر رکھا جو اس کے آغاز میں پیش نظر تھے۔

> ''عورت کا اولین فرض یہ ہے کہ جہاں وہ اپنے حقوق کے مطالبہ اور تحفظ کے لیے کوشاں رہے
> وہاں وہ اپنے ان فرائض کو بھی پہنچانے میں جو مذہب مقدس نے اس پر عائد کر دیئے ہیں۔

ایک طرف وہ جہالت کی چہاردیواری سے نکل کر اور ترقی کرے، دوسری طرف وہ فرماں بردار اور قابلِ فخر بیٹی بیوی اور ماں بنے۔

تعلیم کا مقصد یہ نہیں کہ عورت بے مثل ادیبہ، شاعرہ یا مقررہ بن جائے، بلکہ روشن خیال ہونے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے فرائض کو اچھی طرح انجام دے۔ مسلمان عورت کے لیے یہ وقت بہت نازک ہے مغرب کی کورانہ تقلید اسے تباہ کردے گی۔ ہندوستانی عورت اچھی طرح سمجھ لے کہ وہ مشرقی ہے اور مشرقی روایات کو زندہ رکھ کر ہی ترقی کر سکتی ہے اور وہ ناموس اسلام کی امین ہے خدا کا شکر ہے جس مقصد کے لیے میں نے نصف صدی تک جدوجہد کی اس کو بڑی حد تک اپنے سامنے کامیاب دیکھ لیا۔''[۱۱]

''عصمت'' کے مشمولات میں ادبی ،تنقیدی ، علمی ،اصلاحی ،سماجی موضوعات پر مبنی مضامین، افسانے شاعری میں نظمیں اور غزلیں سب کچھ تھا۔''عصمت'' کے صفحات پر شائع ہونے والے اس ادبی سرمائے نے خواتین قارئین پر اصلاحی اور تربیتی اثرات مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ خود ان خواتین میں لکھنے کی جستجو پیدا کی اور اپنے طویل اشاعتی عرصے میں بہت سی ادیب اور شاعر خواتین کو اردو ادب میں متعارف کروایا، ''عصمت'' کے صفحات سے اپنی ادبی کا آغاز کرنے والی خواتین میں مضمون نگار، ناول نگار اور افسانہ نگار نذر سجاد حیدر۔ ناول نگار اختر حسین بیگم جن کے مشہور ناولوں میں آہ مظلوم ماں ،حرماں نصیب ،ثریا ، نجمہ شامل ہیں۔ مضمون نگار افسانہ نگار اور ناول نگار عباسی بیگم، ان کا مشہور ناول زہرا بیگم۔ محمودہ بیگم جوم ۔ا۔ظ کے نام سے لکھتی تھیں، ان کا ناول روشنی بیگم مشہور ہوا۔ طیبہ بیگم کا ناول انوری بیگم قسط وار عصمت میں چھپا۔[۱۲]

''بنات'' کا آغاز ۱۹۲۷ء میں دہلی سے مولانا رازق الخیری کی ادارت میں ہوا۔ دراصل علام راشد الخیری نے ۱۹۲۱ء میں خواتین کی تعلیم وتربیت کے لیے ایک مدرسہ ''تربیت گاہ بنات'' قائم کیا۔ یہ ماہ نامہ اس ادارے کے مقاصد کے تحت جاری کیا گیا۔ اس رسالے کا بالخصوص ہدف کم عمر بچیوں کی مذہبی نقطہ نظر سے تعلیم وتربیت تھی اور یہی رجحان اس رسالے کی پوری اشاعتی عرصے میں غالب رہا، یعنی تربیت اور اصلاح۔ اس رسالے میں ہلکے پھلکے انداز کے ادبی و علمی اور سماجی موضوعات کو مضامین اور کہانیوں کی صورت میں پیش کیا گیا۔ حصہ شاعری بھی موجود رہا اس ماہ نامہ نے کئی مفید نمبر بھی شائع کیے۔ قیام پاکستان کے بعد یہ رسالہ کراچی سے شائع ہوتا رہا۔ ۱۹۶۹ء میں صائمہ خیری اس رسالے کی مدیر بنیں۔[۱۳]

''مستورات'' کا آغاز مئی ۱۹۳۴ء میں بلقیس بیگم کی ادارت میں کان پور سے ہوا۔ اس رسالے کا مقصد مذہبی اور اصلاحی نقطہ نظر سے خواتین کے لیے شعر وادب پیش کرنا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد یہ رسالہ کراچی سے شائع ہوتا رہا۔[۱۴] ''جوہر نسواں'' ۱۹۳۴ء میں دہلی سے جاری ہوا۔ اس ماہ نامہ میں امور خانہ

داری، بالخصوص سلیقہ شعاری اور ہنر مندی سے متعلق مضامین شامل ہوتے تھے، یہی اس رسالے کا بنیادی مقصد تھا، ادب کا حصہ قدرے کم تھا۔ یہ رسالہ قیام پاکستان کے بعد کراچی سے نکلتا رہا۔ ۱۵؎

۱۹۵۳ء میں ماہ نامہ ''شاہکار''، کراچی سے جاری ہوا۔ اس کے ادارہ تحریر میں مسرور کیفی اور سلمیٰ خاتون شامل تھیں۔ اس رسالے نے خواتین کی زندگی کو گھر، اور معاشرے کی سطح پر درپیش مسائل کو اجاگر کرنے کی سعی کی۔ ۱۶؎ ماہ نامہ کہکشاں، نسیمہ ناز کی ادارت میں دسمبر ۱۹۵۳ء میں کراچی سے جاری ہوا۔ اس رسالے نے اپنے مشمولات میں ادبی اور معلوماتی حوالے سے معما کا ایک سلسلہ جاری کیا، یہ اس رسالے کی انفرادیت اور مقبولیت کا سبب بنا۔ ۱۷؎

۱۹۵۵ء میں ماہ نامہ ''عکس نو''، حسن زمانی بیگم کی ادارت میں کراچی سے جاری ہوا۔ اس رسالے کو اردو کے نامور ادیبوں اور شاعروں کا تعاون حاصل رہا۔ ماہ نامہ ''زینت''، مارچ ۱۹۵۶ء میں کراچی سے ہی جاری ہوا، اس کے مدیر شفاعت احمد دہلوی اور معاون مدیرہ ادیب نازلی حمیدہ تھیں، اس رسالے کے پیشِ نظر ادب کے ذریعے اخلاق وکردار کی تعمیر کا نظریہ رہا اور اسی کے تحت اس ماہ نامہ نے معیاری ادب شائع کیا۔ ۱۸؎

۱۹۶۰ء میں ماہ نامہ ''بانو''، ڈاکٹر جی۔ ایم۔ نازکی ادارت میں جاری ہوا۔ اس رسالے کے محرکات اور پیش نظر مقاصد کے بارے میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں،

> ''میں چاہتا ہوں کہ خواتین کو زندگی کے جدید تقاضوں کے ساتھ زندگی گزارنے کی نئی راہوں سے روشناس کرایا جائے۔ جدید دنیا میں عورت کے کندھوں پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے.... کیا آپ عورت کو وہ مقام دلانے کی اس جدوجہد میں میرا ہاتھ بٹائیں گی؟'' ۱۹؎

خواتین کو تعلیم یافتہ، باشعور بنانے اور ان میں موجود احساسِ محرومی وکمتری کے تدارک کے لیے اس ماہ نامہ نے تخلیقی نگارشات پیش کیں۔ اس رسالے کا مقبول سلسلہ، آپ کی الجھنیں اور ان کا حل، ہوا کرتا تھا۔ مدیرِ ماہ نامہ چوں کہ ایک ماہرِ نفسیات ڈاکٹر تھے اس لیے بہ حیثیت ایک ڈاکٹر، خواتین کے ذہنی، نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں اور الجھنوں سے متعلق سوالات کے جوابات دیا کرتے تھے۔ اس سلسلے نے اجرائے رسالہ کے مقاصد کو حاصل کرنے میں معاونت کی۔

ماہ نامہ ''سفینہ'' انجمن ترقی اردو خواتین پاکستان کے تحت جنوری ۱۹۶۰ء کراچی سے جاری ہوا۔ ادارہ تحریر میں راغب مرادآبادی اور ظفر اقبال، انیس راغب اور نفیس راغب شامل تھے۔ اس ماہ نامے کا بنیادی مقصد خواتین میں ادبی ذوق پیدا کرنا تھا۔ لکھنے والوں میں ضمیر جعفری، احسان فاروقی، سلطان زبیری، جمیل نقوی، سروری عرفان اللہ، امید رضوی شامل تھے چند سالوں بعد ہی ہمارا یہ رسالہ اپنا اشاعتی سفر جاری نہ رکھ سکا۔

۱۹۶۳ء میں تین رسائل، ''حافظ''، ''مشرق'' اور ''محور'' کراچی سے جاری کیے گئے۔ ان رسائل نے خواتین کے لیے ادب کی پیش کش کے علاوہ عمومی دل چسپی کے سلسلے جاری رکھے،

ماہ نامہ ''العلم''، ڈاکٹر فرید احمد کی ادارت میں دسمبر ۱۹۶۴ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ اس رسالے نے خواتین کے لیے اصلاحی نقطہ نظر سے ادب کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ جدید ادب کو بھی متعارف کروایا۔ حصہ شاعری میں جوش ملیح آبادی کی نظمیں نظر آتی ہیں۔ اس کے علاوہ ابن صفی کے جاسوسی افسانے اور انشائیہ میں وزیر آغا کی تحریریں شامل ہیں۔ یہ ماہ نامہ بھی زیادہ دیر جاری نہ رہ سکا۔[۲۰]

۱۹۶۵ء میں ''اخبار خواتین'' جاری ہوا۔ اس رسالے میں ادب کا حصہ دیگر معاشرتی، اور ملکی و غیر ملکی معلوماتی مضامین اور دل چسپ سلسلوں کی نسبت کم ہوتا تھا۔ ۱۹۷۳ء میں ماہ نامہ ''آواز''، فہمیدہ ریاض کی ادارت میں کراچی سے جاری ہوا، اس پرچے پر سیاسی رنگ نظر آتا ہے۔ اس رسالے نے پاکستان کے سیاسی منظر نامے پر عورتوں کی سماجی حیثیت کو اجاگر کرنے کی سعی کی۔[۲۱]

۱۹۷۴ء میں ماہ نامہ ''پاکستانی ادب''، سعیدہ گزدر کی ادارت میں جاری ہوا۔ فہمیدہ ریاض اس رسالے کے ادارۂ تحریر میں شامل تھیں، ان رسائل نے خواتین میں ان کے حقوق کے شعور کے ابلاغ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نثری و شعری ادب پیش کیا۔

ماہ نامہ ''زینت''، کا اجراء کراچی سے ہوا۔ عبدالروف عروج اس کے مدیر رہے۔ یہ ایک معاشرتی ادبی اور اصلاحی پرچہ تھا، اس ماہ نامے کا ایک نمبر ''جنگ آزادی نمبر ۱۸۵۷ء'' شائع ہوا۔ یہ رسالہ تعطل کا شکار رہا۔ ۱۹۶۷ء میں شفاعت احمد کی ادارت میں یہ دوبارہ جاری ہوا لیکن مسلسل اشاعت کا تسلسل قائم نہ رکھ سکا۔ اس رسالے کو بعض بڑے ادبا کا تعاون حاصل رہا۔[۲۲]

قیام پاکستان کے بعد سندھ سے خواتین کے لیے شائع ہونے والے اردو ادبی رسائل پر نظر ڈالنے سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ان تمام رسائل نے خواتین کی علمی، ادبی، اور سماجی حیثیت کو، اپنی دینی، اخلاقی اور معاشرتی اقدار کی روشنی میں بہتر بنانے میں بنیادی نوعیت کا کردار ادا کیا ہے۔ انھیں ایک بامعنی اور بامقصد زندگی کا شعور دیا۔ اس ادبی صحافتی جد و جہد کا آغاز خواتین کو اپنے خاندان سے لے کر ملک اور قوم کی فلاح و بہبود اور تعمیر و ترقی میں مثبت کردار ادا کرنے اور فعال بنانے کے جس عزم کے ساتھ ہوا تھا، قیام پاکستان کے بعد ایک باشعور معاشرے کی تعمیر و تشکیل میں ان ہی مقاصد کے حصول کی جانب یہ سفر جاری رہا۔

عورتوں کی ذہنی آب یاری کا کام، علمی اور ادبی ذریعے سے کرنے کے لیے سعی کی۔ بدلتے ہوئے حالات اور جدید تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کو بھی پیش کیا۔ گزشتہ ۶۵ سالوں میں

ان ادبی رسائل نے خواتین کے قلم کو خصوصی اعتماد عطا کیا اور ثابت کر دیا کہ اعلیٰ درجے کی انشا پردازی صرف مردوں کا خاصہ نہیں بلکہ اس میں خواتین بھی اپنا تخلیقی کردار خاطر خواہ طور پر سر انجام دے سکتی ہیں۔

حواشی:

١۔ ڈاکٹر نسیم آرا: ''اردو صحافت کے ارتقاء میں خواتین کا حصہ''، انجمن ترقی اردو، کراچی، ۲۰۰۸ء، ص ۱۴۵۔
٢۔ ایضاً، ص ۱۴۹
٣۔ ایضاً، ص ۱۶۵۔
٤۔ ایضاً، ص ۱۷۶۔
٥۔ ماہنامہ شعاعِ اردو، فروری تا اپریل، ۱۹۴۶ء، کراچی، ص ۳۹۔
٦۔ ایضاً، ص ۴۹۔
٧۔ ایضاً، ص ۵۱۔
٨۔ ماہنامہ خاتون پاکستان، مئی، ۱۹۶۰ء، ص ۳۔
٩۔ یم آرا: ''اردو صحافت کے ارتقاء میں خواتین کا حصہ''، ص ۴۱۲۔
١٠۔ رازق الخیری: ''عصمت کی کہانی''، عصمت بک ڈپو، دہلی، س، ن۔
١١۔ ماہنامہ عصمت، فروری، ۱۹۵۳ء، کراچی، ص ۵۸
١٢۔ ڈاکٹر شائستہ سہروردی: ''اردو ادب میں عصمت کی لکھنے والیوں کا مقام'' مشمولہ، ماہنامہ عصمت، کراچی، اگست ۱۹۶۸ء، ص ۱۸۵۔
١٣۔ نسیم آرا: ''اردو صحافت کے ارتقاء میں خواتین کا حصہ''، ص ۳۱۶۔
١٤۔ ماہنامہ مستورات، اکتوبر ۱۹۵۵ء، ص ۴۔
١٥۔ ماہنامہ جوہرِ نسواں، ستمبر، ۱۹۳۴ء، ص ۳۔
١٦۔ نسیم آرا: ''اردو صحافت کے ارتقاء میں خواتین کا حصہ''، ص ۴۲۷۔
١٧۔ ماہنامہ کہکشاں، فروری ۱۹۵۴ء، ص ۳۔
١٨۔ ماہنامہ زینت، مارچ ۱۹۵۶ء، کراچی، ص ۲۔
١٩۔ ماہنامہ بانو، مئی ۱۹۶۰ء، کراچی، ص ۵۔
٢٠۔ ڈاکٹر انور سدید: ''پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ''، اکادمی ادبیات، اسلام آباد، اگست ۱۹۶۸ء، ص ۳۱۷۔
٢١۔ ایضاً، ص ۳۱۹۔
٢٢۔ ایضاً، ص ۳۱۴۔

فہرستِ اسنادِ محولہ:

کتب:

۱۔ انور سدید، ڈاکٹر: ۱۹۹۲ء، ''پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ''، اکادمی ادبیات، اسلام آباد۔

۲۔ رازق الخیری: س، ن، ''عصمت کی کہانی''، عصمت بک ڈپو، دہلی۔

۳۔ نسیم آرا، ڈاکٹر: ۲۰۰۸، ''اردو صحافت کے ارتقاء میں خواتین کا حصہ''، انجمن ترقی اردو، کراچی۔

رسائل:

۱۔ ماہ نامہ بانو، مئی ۱۹۶۰ء، کراچی۔

۲۔ ماہ نامہ جوہرِ نسواں، ستمبر ۱۹۳۴ء۔

۳۔ ماہ نامہ خاتون پاکستان، مئی، ۱۹۶۰ء۔

۴۔ ماہ نامہ زینت، مارچ ۱۹۵۶ء، کراچی۔

۵۔ ماہ نامہ شعاعِ اردو، فروری تا اپریل، ۱۹۴۶ء، کراچی۔

۶۔ ماہ نامہ عصمت، فروری، ۱۹۵۳ء، اگست ۱۹۶۸ء، کراچی۔

۷۔ ماہ نامہ کہکشاں، فروری ۱۹۵۴ء۔

۸۔ ماہ نامہ مستورات، اکتوبر ۱۹۵۵ء۔